(11) پہلا آدھا کھٹ کھٹ میں
باقی آدھا مَل مَل میں
کردیتا ہوں نیند حرام
خون چوسنا میرا (کھٹمل)

(12) آغاز میں میرے 'م' ہے لیکن موتی نہیں ہوں میں
بیچ میں میرے 'ؤ' ہے لیکن مولی نہیں ہوں میں
آخر میں میرے 'ز' ہے لیکن گاجر ہوں میں
بتایئے میں کون ہوں؟ (سور)

(13) آغاز میں میرے 'قاف' ہے لیکن قمر نہیں ہوں میں
بیچ میں میرے 'لام' ہے لیکن علم نہیں ہوں میں
آخر میں میرے 'میم' ہے لیکن آدم نہیں ہوں میں
بتائیے میں کون ہوں؟ (قلم)

(14) میرا پہلا حرف برسات میں ہے گرمی میں نہیں
میرا دوسرا حرف انسان میں ہے حیوان میں نہیں
میرا تیسرا حرف دشمن میں ہے یار میں نہیں
میرا چوتھا حرف الم میں ہے خوشی میں نہیں
میرا آخری حرف محنت میں ہے کلفت میں نہیں (بادام)

(15) میرا پہلا حرف جرمن میں ہے ترکی میں نہیں
میرا دوسرا حرف اٹلی میں ہے سسلی میں نہیں
میرا تیسرا حرف میسور میں ہے بنگلور میں نہیں
میرا چوتھا حرف ناگپور میں شولہ پور میں نہیں (جامُن)

سوچیے اور بتایئے:

(1) پان سڑا کیوں؟
گھوڑا اڑا کیوں؟

(2) وزیر کیوں نہ رکھا؟
انار کیوں نہ چکھا؟

(3) گوشت کیوں نہ کھایا؟
گانا کیوں نہ گایا؟

(4) کپڑا کیوں نہیں بدلا؟
کتاب کیوں نہیں چھپی؟

پھیرا نہ تھا۔
دانہ نہ تھا۔
گلا نہ تھا۔
پریس نہ تھا۔

واؤ کا چکر:

مثال: سوال + و + جواب = سوال وجواب

شور وغل ― رنج و..................
شاہ وگدا ― عیش و..................
آب ودانہ ― زن و..................
مال واسباب ― خواب و..................
مال ومتاع ― روز و..................

سمجھیے پڑھیے:

نادان دل = دلِ ناداں	باغات کا شہر = شہرِ باغات
خیبر کا درہ = درۂ خیبر	شب کی تاریکی = تاریکیٔ شب
اردو زبان = زبانِ اردو	محفل کی شمع = شمعِ محفل
گل کی بو = بوئے گل	درویش کی صدا = صدائے درویش
کلام کا مجموعہ = مجموعۂ کلام	میسور شہر = شہرِ میسور
ملک کا فاتح = فاتحِ ملک	غالب کے دیوان کی شرح = شرحِ دیوانِ غالب
حیات کا راز = رازِ حیات	

معنی الفاظ اور ان کے معنی کی پہچان:

آب - پانی،	آب - چمک
لب - ہونٹ،	لب - کنارہ
چاہ - محبت،	چاہ - کنواں
چشمہ - پانی کا سوتا،	چشمہ - عینک
خط - لکیر،	خط - تحریر
دام - قیمت،	دام - جال
روزگار - زمانہ،	روزگار - کاروبار
عہد - زمانہ،	عہد - قول
ہار - شکست،	ہار - مالا
کار - کام،	کار - موٹر

آیئے اہرام پورا کریں:

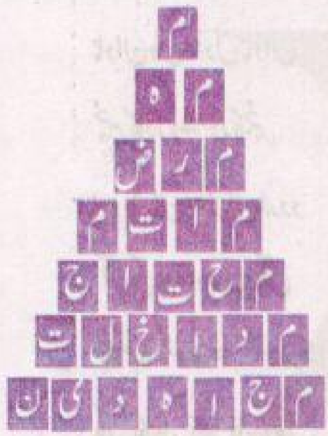

[1] چاند - مہ

[2] بیماری - مرض

[3] رنج - ماتم

[4] حاجت مند- محتاج

[5] دخل اندازی- مداخلت

[6] مجاہد کی جمع- مجاہدین

بتایئے میں کیا ہوں:

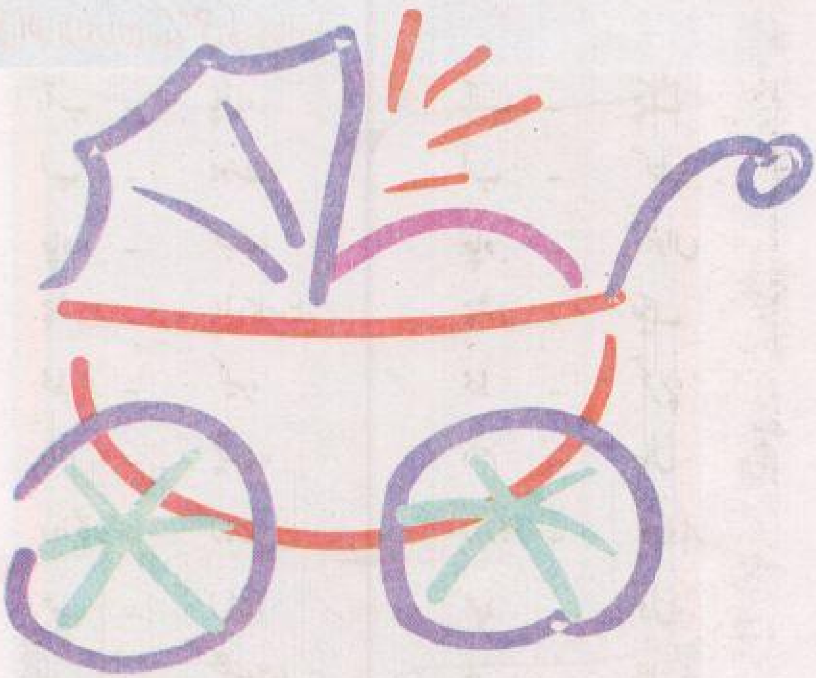

کلپنا چاولا

ہمیشہ سے ہی انسان پرندوں کی طرح آسمان میں اڑنے کے خواب دیکھتا رہا ہے۔ انسان کی اسی خواب نے تب حقیقت کی شکل اختیار کی جب انسان اپنے بنائے طیارے پر سوار ہوکر پہاڑوں اور بادلوں کے اوپر اڑنے لگا۔ سائنسی ترقی نے اسے ممکن کردیا۔ اور اس کا ایک شعبہ اس کی تعلیم وتربیت کے لئے قائم ہوا جسے محکمہٗ خلاء کہتے ہیں۔ اس شعبہ کی تعلیم میں بھی ہمارا ملک کسی دوسرے سے پیچھے نہیں ہے 1984ء میں راکیش شرما جب خلاء میں پہنچے تب خلاء بازوں کی فہرست میں ہندوستان کا نام بھی شامل ہوگیا۔

آج ہم لوگ ایک ایسی خاتون کا ذکر کررہے ہیں جنہوں نے ہمیشہ اونچی اڑان کا خواب دیکھا اور اپنی کڑی محنت اور سچی لگن کے بل پر انہوں نے اپنے اس خواب کو حقیقت میں بدل دیا۔ اس بلند حوصلہ خاتون کا نام تھا ''کلپنا چاوَلا''۔ یہ خلاء میں پہنچنے والی پہلی ہندوستانی خاتون ہیں۔ کلپنا چاوَلا کی پیدائش 1/جولائی 1961ء کو ریاست ہریانہ کے کرنال ضلع میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد کا نام بنسی لال چاوَلا اور والدہ کا نام سنجیوتی

چاوَلا تھا۔ گھر کے لوگ انہیں پیار سے مونٹو، کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ شروع سے ہی نہایت ذہین اور بے خوف تھیں۔ خطروں سے کھیلنا گویا آپ کی فطرت میں شامل تھا۔ ''کلپنا چاوَلا'' کی ابتدائی تعلیم ''ٹیگور پبلک اسکول کرنال'' میں ہوئی اور 1982ء میں ''پنجاب انجینئرنگ کالج چنڈی گڑھ سے آپ نے خلائی شعبے میں بی۔ اے۔ ای کی ڈگری حاصل کی اور 1983ء میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے امریکہ چلی گئیں۔ اسی درمیان آپ کی شادی ہوگئی۔ رشتۂ ازدواج سے منسلک ہو جانے کے باوجود آپ نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ آپ نے خلائی انجینئرنگ میں ماسٹر ڈگری حاصل کی اور کولوراڈو یونیورسیٹی، سے ڈاکٹریٹ۔ اس طرح اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے وہیں کی شہریت اختیار کر لی۔

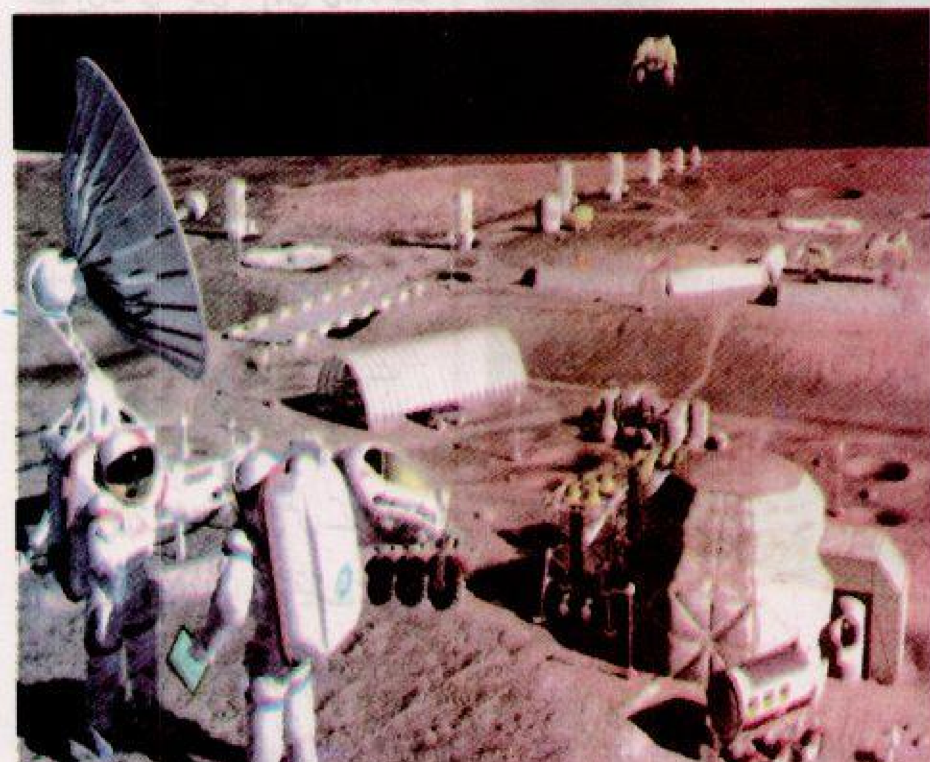

1995ء میں وہ امریکی خلائی تنظیم (NASA) ناسا میں شامل ہوئیں۔ آپ کی خلائی مہم کا آغاز 19/نومبر 1997ء کو ہوا جس میں آپ کو خلائی طیارہ کولمبیا سے 'اسپارٹن سیارچہ' کی تکنیکی خرابی کو ٹھیک کرنے کی غرض سے بھیجا گیا۔ آپ نے یہ کام بحسن وخوبی انجام دیا۔ اپنے اس مہم میں انہیں اپنے طیارے سے باہر نکل کر خلاء میں چہل قدمی کرنی پڑی۔ اس کے علاوہ خلاء میں 'وزن' کی کمی اور بالکل وزن نہ ہونے جیسی کارآمد تحقیق بھی آپ سے وابستہ ہیں۔ اپنے اس پہلے خلائی سفر میں آپ نے ایک کروڑ چار لاکھ میل کی مسافت طے کی اور زمین کے 252 چکر لگائے۔ انہیں اس میں تقریباً 372 گھنٹے کے وقت لگے۔ اس کامیاب مہم کے بعد آپ ناسا میں مختلف اعلیٰ تکنیکی عہدوں پر فائز رہیں۔

16/جنوری 2003ء کو اپنے دوسرے خلائی مہم کے لئے جب کلپنا چاؤلا کولمبیا طیارہ پر سوار ہوئیں تو ساری دنیا کے لوگوں نے انہیں مبارکباد پیش کیا۔ اس مہم کے دوران انہیں زمین کی کشش کے متعلق تحقیق کرنے کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ جس کے متعلق انہوں نے 80/طرح کے تجربات کئے۔ جس میں زمینی کشش کے مضر اثرات جو انسانی جسم پر ہوتے ہیں بھی شامل ہیں۔ پر افسوس 1/فروری 2003ء کو خلاء سے واپسی کے دوران جب طیارہ کچھ ہی منٹوں میں زمین پر اُترنے والا تھا کہ اچانک وہ حادثے کا شکار ہوگئی۔ جس میں کلپنا چاؤلا اپنے ساتھیوں کے ساتھ سوار تھیں۔ کلپنا چاؤلا جس خلاء کا خواب دیکھتی تھیں اسی خلاء میں انہوں نے خود کو فنا کر دیا۔ کلپنا چاؤلا نے کل ملا کر 31/دن 4/گھنٹے اور 54 منٹ خلاء میں گذارے۔ آپ کے ذریعے کئے گئے تجربات آج بھی خلائی سائنس دانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔

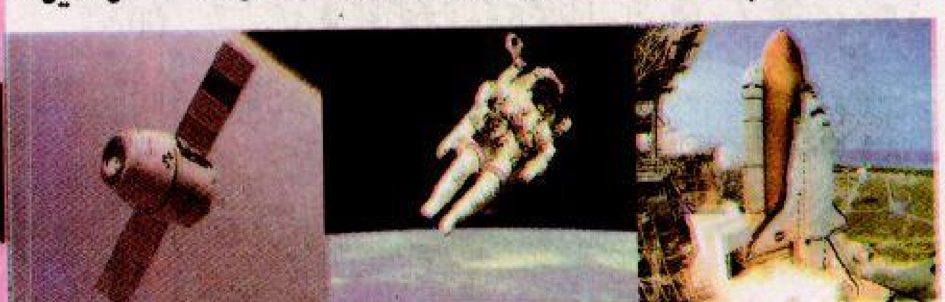

مشق

پڑھیے اور سمجھیے:

خلاء	=	آسمان کی خالی جگہ	مشعلِ راہ	=	راستہ دکھانے والا
تحقیق	=	جانچ رکھوج	شعبہ	=	محکمہ
مہم	=	مشکل کام	مسافت	=	دوری
آغاز	=	شروع	مضر	=	نقصاندہ

خانہ 'الف' کو خانہ 'ب' سے ملائیں:

	'الف'	'ب'
(i)	کلپنا چاؤلہ کی پیدائش	1رفروری 2003ء
(ii)	پہلی خلائی سفر پر روانگی	1رجولائی 1961ء
(iii)	راکیش شرما کی خلاء میں روانگی	19رنومبر 1997ء
(iv)	دوسرے خلائی سفر پر روانگی	1984ء
(v)	کلپنا چاؤلہ کی موت	16رجنوری 2003ء

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

(i) پہلے خلائی سفر میں آپ نے ایک کروڑ چار لاکھ میل کی .... طے کی۔

(ii) آپ کے ذریعہ کئے گئے تجربات آج بھی خلائی سائنسدانوں کے لئے .... ہیں۔

(iii) وہ خلائی جہاز .... سے خلاء میں روانہ ہوئیں۔

(iv) آپ ناسا میں مختلف اعلیٰ تکنیکی .... پر فائز رہیں۔

(v) 'کلپنا چاؤلا' خلاء میں پہنچنے والی پہلی ہندوستانی .... ہیں۔

غور کیجیے اور بتایئے:

(i) خلاء سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(ii) کلپنا چاؤلا کی ابتدائی زندگی کے متعلق اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔

(iii) انہیں طیارے سے باہر نکل کر خلاء میں چہل قدمی کیوں کرنی پڑی؟

(iv) خلاء میں 'وزن کی کمی' اور 'بالکل وزن نہ ہونے' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(v) کلپنا چاؤلہ نے کل کتنے وقت خلاء میں گذارے؟

پڑھیے اور سمجھیے:

لفٹ (LIFT) سے نیچے اُترتے وقت کیا آپ نے اپنے وزن میں ہونے والی کمی کا احساس کیا ہے؟ اگر ہاں تو اپنے درجہ کے ساتھیوں کو بتایئے۔

پڑھیے اور جواب دیجیے؟

خلاء میں 'وزن کی کمی' اور 'بالکل وزن نہ ہونے' کی صورت کیوں پیدا ہو جاتی ہے اپنے سائنس کے استاد سے معلوم کیجیے۔

سبق ۔15

گرو گوبند سنگھ

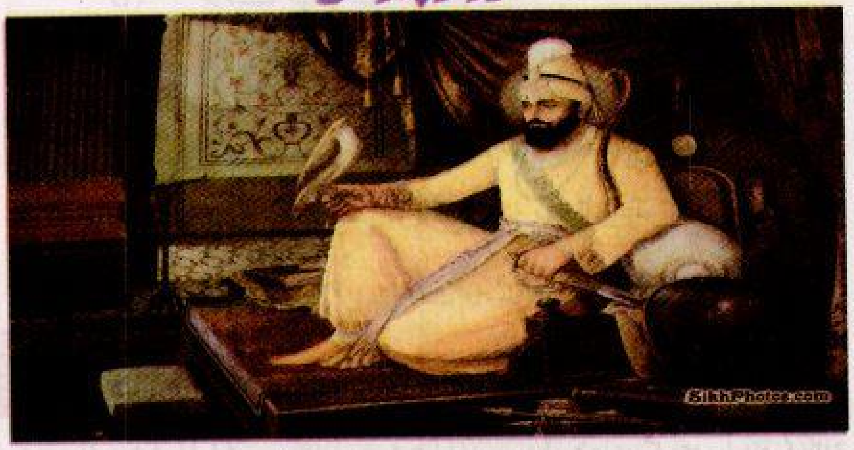

سکھ مذہب کے دسویں اور آخری گرو سری گرو گوبند سنگھ کی پیدائش عظیم آباد ''پٹنہ سیٹی'' کے محلہ حاجی گنج میں 22 دسمبر 1666ء میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرو ''تیغ بہادر'' اور والدہ کا نام ''گجری بائی'' تھا گرو تیغ بہادر سکھ مذہب کے نویں گرو تھے اور آپ ان کے ہی فرزند تھے۔ بچپن میں لوگ انہیں گوبند رائے کے نام سے پکارتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کی والدہ انہیں کسی صوفی بزرگ کے پاس دُعائیں لینے کے لئے لے گئیں۔ صوفی بزرگ نے گوبند رائے کو دیکھ کر کہا۔ یہ ''بچہ دنیا میں سورج جیسا تابناک ہوگا اور گنگا جیسا پاک وصاف ہوگا'' اور قدرت کی مہربانی سے ہوا بھی ایسا ہی۔

شری گوبند رائے میں بچپن سے ہی وہ اخلاق وعادات نمایاں طور پر نظر آنے لگے تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم فارسی زبان میں شروع ہوئی اور انہوں نے اس زبان میں خاصہ کمال حاصل کیا۔ انہوں نے مزید گرومکھی، بنگلہ اور مگھی زبانیں بھی سیکھیں۔ وہ فارسی زبان کے ایک شاعر اور مصنف بھی تھے اور کئی زبانوں پر قدرت رکھتے تھے۔

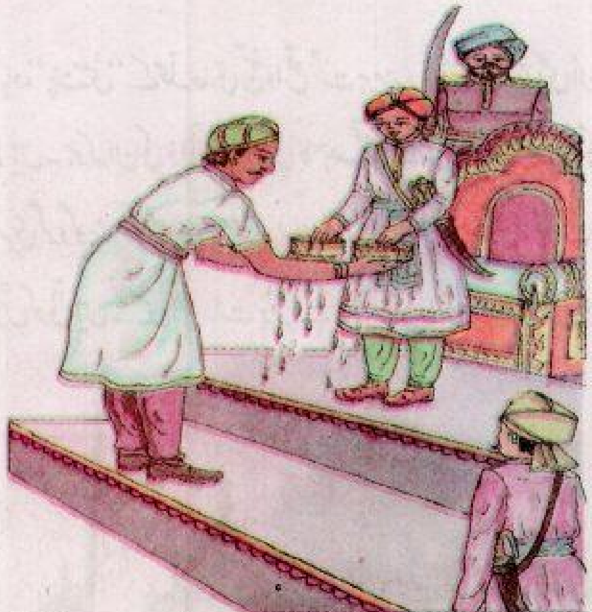

11رنومبر 1675 کو ان کے والد گرامی گرو تیغ بہادر شہید ہوئے اس وقت گرو گوبند رائے کی عمر صرف 9ربرس تھی اس کے بعد گوبند رائے کو "گرو کی گدی" پر بیٹھایا گیا۔ گرو کی گدی پر بیٹھتے ہی ان کا نام "گرو گوبند سنگھ ہو گیا۔ انہوں نے "خالصہ پنتھ" کی بنیاد ڈالی۔ جو نمسکار کے لئے "ست سری اکال" کہتے ہیں۔

سکھ مذہب کی ایکتا کے لئے انہوں نے ہی اپنے عقیدت مندوں کو گرو گرنتھ صاحب پڑھنا لازمی قرار دیا۔ اور خالصہ پنتھ کی بنیاد ڈالی۔ کہتے ہیں کہ گرو کی گدّی پر بیٹھنے کے بعد ان سے یہ سوال کیا گیا کہ آپ کو "مسلم" عزیز ہیں یا "ہندو"؟ اس کے لئے ان کے سامنے دو برتن لائے گئے تھے۔ جس میں سے ایک پانی سے اور دوسرا دودھ سے بھرا تھا اور ایک شرط رکھی گئی کہ اگر آپ "مسلم" کو عزیز رکھتے ہیں تو آپ پانی میں ہاتھ رکھ دیجئے اور اگر آپ "ہندو" کو عزیز جانتے ہیں تو "دودھ" میں ہاتھ رکھ دیجئے۔ گرو گوبند سنگھ جی مسکرائے اور انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں برتنوں میں ایک ساتھ ڈال دیئے۔ جس سے ان کی انسان دوستی کے جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔

Sarva Shiksha 2015-16 (Free)

عظیم آباد، ’’پٹنہ سیٹی‘‘ کے محلہ حاجی گنج واقع تخت ہرمندر جی‘‘ میں آج بھی اُن کے لباس، کٹار، اور دستی کتابیں محفوظ ہیں۔ جوکہ ان کی ذاتی لائبریری کا حصہ تھیں۔ آج یہ ایک میوزیم کی صورت میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ سری گرو گو بند سنگھ کی پوری زندگی بہادری، ہمت، حوصلہ مندی، غیرت مندی اور ایثار وقربانی کی عظیم مثالیں پیش کرتی ہیں۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ان کی پیدائش بھی بہار میں ہی ہوئی تھی۔

پڑھیے اور سمجھیے:

سِکھ : شاگرد، گرو گو بند سنگھ کے فرقہ کا نام

شفاف : صاف ستھرا

تابناک : روشن، منور

گدّی : تخت

پڑھیے اور لکھیے :

(1) سکھ مذہب کے دسویں اور آخری گرو کون تھے؟ ان کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی تھی؟

(۲) گرو گوبند سنگھ کی والدہ کا کیا نام تھا؟

(۳) گرو گوبند سنگھ کے والد کون تھے اور ان کا نام کیا تھا؟

(۴) گرو گوبند سنگھ کو بچپنے میں دیکھ کر مسلم صوفی بزرگ نے کیا کہا؟

(۵) خالصہ پنت میں نمسکار کی جگہ کیا کہتے ہیں؟

(۶) گرو گوبند سنگھ ہندو اور مسلم میں کس کو زیادہ عزیز رکھتے تھے؟

(۷) تخت ہرمندر جی کہاں واقع ہے؟

(۸) محلہ حاجی گنج پٹنہ کے کس سمت واقع ہے؟

خالی جگہوں میں مناسب لفظ پُر کیجیے :۔

عظیم آباد.............. کے محلہ.............. واقع..............

میں اس کے لباس.............. اور خوش..............

درستی کتابیں محفوظ ہیں۔ چونکہ آپ کی ذاتی.............. کا حصہ ہیں۔

جواب ایک.............. کی صورت میں تبدیل ہو گیا ہے۔

دیئے گئے لفظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

دسویں، ابتدائی، سِکھ، خالصہ پنت، بچپن

(i) یہ بچہ دنیا میں سورج جیسا تابناک، ہوا جیسا.............. اور گنگا جیسا پاک وصاف ہوگا۔

(ii) انہوں نے.............. کی بنیاد ڈالی۔

(iii) گرو گوبند سنگھ سکھوں کے.............. گرو تھے

(iv) ان کی........................... تعلیم فارسی زبان میں شروع ہوئی۔

(v) .... میں لوگ انہیں گو بندرائے کے نام سے پکارتے تھے۔

ذیل الفاظ کے جمع لکھیے:

مثال : خُلق : اخلاق

عادت : ....

طور : ....

طفل : ....

نور : ....

درج ذیل مثال دیکھ کر ضد لکھیے:

مثال : دعا : بددعا

اِخلاق : ....

شعار : ....

گمان : ....

بخت : ....

سابقوں اور لاحقوں سے بنے الفاظ کی پہچان کیجیے اور مشق بنایئے:

مثال: سابقہ + لفظ = نیالفظ

با + تمیز = باتمیز

با + حیا = ...

با	+	مروت	=	....
با	+	سلیقہ	=	....
خوب	+	صورت	=	....
خوب	+	رو	=	....
مثال: لفظ	+	لاحقہ	=	نیالفظ
مال	+	دار	=	مالدار
چمک	+	دار	=	....
تھانے	+	دار	=	....
باغ	+	بان	=	....
فیل	+	بان	=	....
عقل	+	مند	=	....
احسان	+	مند	=	....

غور کیجیے اور پڑھیے

(۱) اعلیٰ ، اعلیٰ تر ، اعلیٰ ترین

(۲) بد ، بدتر ، بدترین

(۳) کم ، کم تر ، کم ترین

(۴) خوب ، خوب تر ، خوب ترین

(۵) افضل ، افضل تر ، افضل ترین

سبق-16

"چاند پہ جا پہنچا انسان"

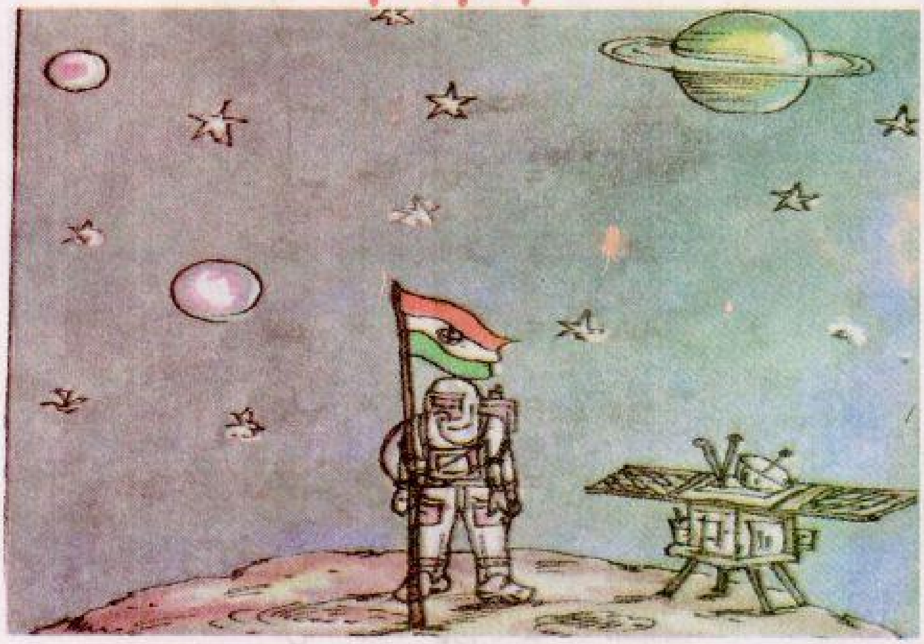

جو بھی مشکل راہ میں آئی، پل میں تھی آسان
اپنی ہمت سے انساں نے، مارا وہ میدان
مٹی بولی میرے دل کا، نکلا آج ارمان
چاند پہ جا پہنچا انسان
راکٹ ایک اُڑا، دھرتی سے، اور ہوا میں پہنچا
اس کو ہوا سے کیا لینا تھا، دُور فضا میں پہنچا
اس سے بھی کچھ آگے نکلا، اور خلا میں پہنچا
ہمت! میں تیرے قربان

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

چاند پہ جا پہنچا انسان

اب "مریخ" بھی دور نہیں ہے، چاند پہ جانے والے
تیری ہمت پر نازاں ہیں، آج زمانے والے
دُور، زمین سے سیاروں کا، کھوج لگانے والے
علم وہنر کی ایک نئی، تاریخ بنانے والے

تیرا کام ہے! عالیشان
ہمت! میں تجھ پر قربان
چاند پہ جا پہنچا انسان

جگن ناتھ آزاد مرحوم

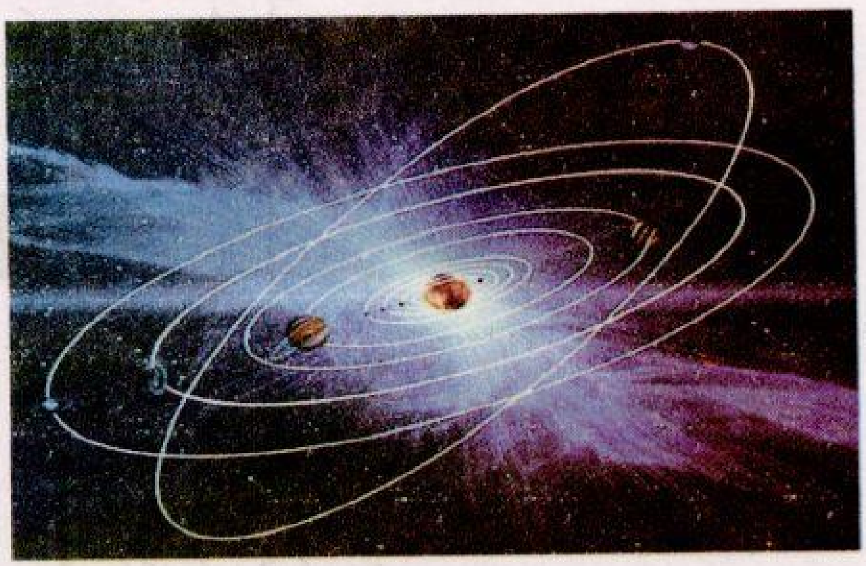

پڑھیے اور لکھیے:

پَل : وقت کا انتہائی چھوٹا وقفہ

ارمان : آرزو، تمنا، خواہش

دَھرتی : زمین

فِضا : آب وہوا، ماحول

خَلاء : آسمان کا وہ حصہ جہاں زمین کی کشش کا اثر نہیں ہوتا اور جو ہوا سے خالی ہے

قربان : نثار، فِدا

مریخ : ایک سیارہ کا نام

نازاں : فخر کرنے والا، ناز کرنے والا

سیّارہ : گردش کرنے والا ستارہ

کھوج : تلاش، پتا لگانا

تاریخ : ایام کی گنتی (دن ماہ اور سال) گذرا ہوا واقعہ

عالی شان : بڑی شان والا، بڑے مرتبہ والا

سوچیے اور بتایئے:

1- انسان کہاں جا پہنچا؟

2- انسان جب چاند پر پہنچا تو مٹی نے کیا کہا؟

3- راکٹ دھرتی سے اڑ کر کہاں کہاں پہنچا؟

4- زمانہ انسان کی کس چیز پر نازاں ہے؟

5- علم وہنر کی نئی تاریخ، بنانے والا کون ہے؟

کیجیے:

حصہ "الف" اور حصہ "ب" کی مدد سے شعر مکمل کیجیے:۔

"ب"	"الف"
تیری ہمت پر نازاں ہیں آج زمانے والے	جو بھی مشکل راہ میں آئی پل میں تھی آسان
اس کو ہوا سے کیا لینا تھا، دور فضا میں پہنچا	اب مریخ دور نہیں ہے چاند پہ جانے والے
اپنی ہمت سے انسان نے مارا وہ میدان	راکٹ ایک اڑا دھرتی سے اور فضا میں پہنچا

سمجھیے اور کیجیے:

چاند زمین کا ایک سیارچہ ہے، کسی کو پیار اور محبت سے چاند کہہ دیتے ہیں۔ آپ ایسے دو جملے بنائیے جس سے چاند کے دونوں معنی ظاہر ہوں۔

(i) ____________________

(ii) ____________________

(iii) ____________________

(4) چاند، سورج، زمین یا آسمان پر کوئی نظم تلاش کیجیے اور لکھیے:

____

____

____

____

____

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

برائے مطالعہ

موت کا سچ

ایک گاؤں میں خالد نام کا ایک آدمی رہتا تھا جو موت سے بہت ڈرتا تھا۔ گاؤں کے لوگ اس سے کہتے تھے "موت کو تو ایک دن ضرور آنا ہے" اس سے کوئی نہیں بچ سکتا، چاہے کہیں بھی جا کر چھپ جاؤ، موت ڈھونڈ نکالے گی۔

خالد گھر سے یہ ٹھان کر نکلا کہ وہ کسی ایسی جگہ چھپ جائے گا، جہاں موت اس تک نہیں پہنچ سکتی۔ گھومتے گھومتے وہ ایک دن جنگل میں دور ایک طلسمی محل کے سامنے سے گذر رہا تھا کہ ایک پراسرار آدمی محل کے سامنے کھڑا ملا۔ پہلے تو خالد ڈر ہی گیا لیکن وہ اس سے ڈرتے ڈرتے بات چیت کرنے لگا۔ خالد نے اپنے سارے حالات اور گھومنے کا مطلب بیان کیا۔ پراسرار آدمی نے کہا "میں اس طلسمی محل کا مالک ہو۔ اس طلسمی محل میں موت داخل نہیں ہو سکتی،" آپ جب تک چاہیں اس محل میں رہ سکتے ہیں" وہ طلسمی محل میں رہنے لگا۔ اس طرح اسے وہاں رہتے ہوئے گیارہ سو سال گذر گئے۔

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

ایک دن خالد کو اپنے گاؤں کی یاد ستانے لگی۔ اس نے طلسمی محل کے مالک سے کہا کہ اب میں اپنے گاؤں جا کر یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہاں کا کیا حال ہے۔'' طلسمی محل کے مالک نے خالد کو منع کیا لیکن خالد کوئی بات سننے کو راضی نہ ہوا، تب طلسمی محل کے مالک نے اسے ایک گھوڑا دیا اور کہا ''جاؤ'' چکر لگا کر لوٹ آنا۔ مگر گھورے سے اُترنا مت۔ جب تک تم گھوڑے پر بیٹھے رہوگے۔ موت نہیں آئے گی۔ خالد گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہو گیا۔ کچھ ہی دور پہنچا ہوگا کہ اُس نے دیکھا کہ ایک تانگہ پُرانے، پھٹے، گھسے جوتوں سے لدا کھڑا ہے اور تانگہ والا کیچڑ میں پھنسا ہوا' تانگے کا پہیہ نکالنے میں بتلا ہے۔

سفیان کو دیکھتے ہی وہ بولا ''بھیا! ذرا ہاتھ لگانا، میرا تانگہ پھنس گیا ہے خالد تو ٹھہرا رحم دل بولا میں گھوڑے سے نیچے نہیں اُتر سکتا۔ ایسا کرو، اپنا ایک ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو، دوسرے ہاتھ سے پہیہ پکڑو، دونوں ایک ساتھ جھٹکا دیں گے تو کام بن جائے گا۔

خالد نے ذرا نیچے جھک کر تانگے والے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ تبھی تانگے والے نے خالد کے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور خالد گھوڑے سے نیچے گر پڑا۔ نیچے گرتے ہی خالد بوڑھا ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ مرنے لگا۔ مرتے مرتے اس نے پوچھا ''میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا جو تم نے میرے ساتھ ایسا کیا؟ تم کون ہو؟ تانگے والا بولا ''میں تیری موت ہوں'' گیارہ سو سال سے تجھے ڈھونڈ رہی تھی مگر تو آج ملا ہے۔ تانگے میں لدے ہوئے میرے جوتے ہیں جو تجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے گھس گئے اور پھٹ گئے ہیں۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ''ملک الموت'' سے کوئی نہیں بچ سکتا۔

(ماخوذ)

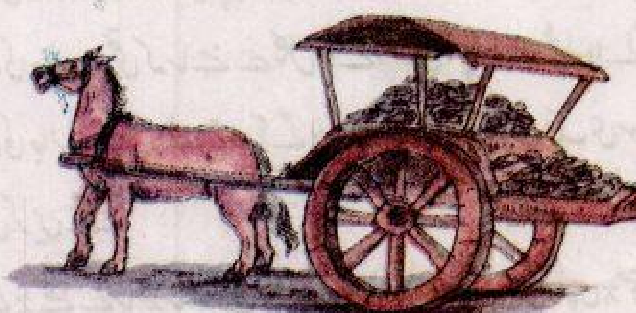

سبق-17

سری نواس رامانوجم

آپ نے کنول کے پھول کو کھلتے ضرور دیکھا ہوگا، جو نہایت یہ بصورت لگتا ہے۔لیکن یہ کیچڑ میں ہی پیدا ہوتا ہے۔اسی طرح کے ایک حسین پھول تھے سری نواس رامانوجم۔ان کی پیدائش تامل ناڈو صوبہ کے ''کمبھ کونم'' نامی مقام پر22ردسمبر1887ءکو ہوئی تھی۔دیکھنے میں یہ عام آدمی جیسے تھے کالے کلوٹے۔مگر ان کی طبیعت بچپن سے ہی انتہائی سنجیدہ تھی۔وہ پیار کرنے پر صرف مسکرادیا کرتے۔تین چار سال کی عمر میں نہ وہ روتے اور نہ کبھی اپنی ''ماں'' کو تنگ کرتے' کھانے میں جو کچھ مل جاتا' چپ چاپ کھا لیتے۔آپ کی حالت یہ تھی کہ سامنے سے پھل والے، مٹھائی، چاٹ اور ٹھیلے والے گذرتے تو بھی آپ ان لوگوں کی جانب نظر نہیں اٹھاتے اور آگے بڑھ جاتے۔ان کی صرف ایک ہی سوچ ہوتی کہ کس حساب کو کیسے حل کریں گے۔

عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ سری نواس رامانوجم کی علم الحساب میں دلچسپی بڑھتی گئی۔وہ اسکول کے دوسرے مضامین کو کم اور علم الحساب کو حل کرنے میں زیادہ وقت گذارتے اور بہت جلد سوالات کے

جوابات ڈھونڈ نکالتے ۔ جب رامانوجم تیسرے درجہ کے طالب علم تھے تو جز المربع اور اعشاریہ کے سوالات بہت کم وقت میں حل کر دیا کرتے، جس سے ان کے ہم جماعت اوران کے اساتذہ کرام حیرت میں پڑ جاتے ۔عمر بڑھنے کے ساتھ علم الحساب سے آپ کی دلچسپی بڑھتی گئی اور دیگر ماہر علم الحساب اور پروفیسران حضرات آپ کو ''حساب کا جادوگر'' کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے۔

پیسوں کی کمی کے باعث انہیں پڑھائی چھوڑنی پڑی۔1909ء میں ان کے والدین نے ان کی شادی کر دی۔ شادی کے بعد، گھر کے اخراجات کو پورا کرنا،ان کے لئے بہت دشوار تھا، لہٰذا رامانوجم انٹرمیڈیٹ سائنس کی تعلیم کے بعد اپنی تعلیم کو آگے نہیں بڑھا سکے اور کسی معقول ملازمت کی تلاش میں لگ گئے ۔اتفاق سے ان کے ایک قریبی دوست کی سفارش پر انہیں مدراس بندرگاہ کے دفتر میں پچیس روپے ماہانہ کی ملازمت [نوکری] مل گئی۔ مسٹر رامانوجم کو ایک معمولی کلرک وہاں کے دوسرے لوگ، مسٹر رامانوجم کو ایک معمولی کلرک سمجھتے تھے مگر اسی دفتر کے ایک اعلیٰ افسر نے، جو کہ خود بھی علم الحساب کے خاص ماہر تھے، آپ کی فطری پوشیدہ علم الحساب کے صلاحیتوں کو پہچان لیا۔ایک دن اس اعلیٰ افسر نے مسٹر رامانوجم کو اپنے دفتر میں اکیلے میں بلایا اور پھر آہستہ سے بولا ''بھائی رامانوجم' اس دفتر کی کلرکی میں اپنا قیمتی وقت برباد مت کرو'' تم اپنے گھر ہی پر رہو، یہاں تمہاری حاضری روزانہ بنتی رہے گی۔تم ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنی تنخواہ لے جایا کرو،اور آج سے ہی گھر پر رہ کر علم الحساب میں تحقیق کا کام دل لگا کر کیا کرو۔

اپنے اعلیٰ افسر کی باتوں سے مسٹر رامانوجم خوش نہیں ہوئے اور جواب میں کہا'' میں ایسا نہیں کر سکتا۔'' بغیر کام کئے تنخواہ لینا میں گناہ سمجھتا ہوں تب ان کے ہمدرد افسر نے کہا کہ'' تم میری بات مانو دنیا کے دانشور اور علم الحساب کے طلباء تمہارے تحقیق سے مستفیض ہوں گے۔لوگوں کو تمہارے علم کی ضرورت ہے، میں نے تمہارے مستقبل کے لئے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔'' آخر میں مسٹر رامانوجم' اپنے افسر کے حوصلہ مندانہ نیک مشورہ پر گھر ہی پر رہ کر علم الحساب سے متعلق مسائل حل کرنے لگے چند دنوں

بعد آپ کی علم الحساب صلاحیت کی خبر جب مدراس یونیورسیٹی کے شعبۂ علم الحساب تک پہنچ گئی۔ مدراس یونیورسیٹی میں ''علم الحساب کے تحقیقی مسائل'' کے عنوان پر تین گھنٹے کی مسلسل تقریر سے متاثر ہوکر یونیورسٹی کے نائب شیخ الجامعہ نے مسٹر رامانوجم کو پچھتر روپیہ وظیفہ دینے کا اعلان کیا۔ آپ کی ذہانت اور بلا کی صلاحیت کی اطلاع کسی خاص ذرائع سے برطانیہ کی راجدھانی لندن تک جا پہنچی۔ لندن کی مشہور کیمبرج یونیورسٹی میں شعبہ علم الحساب کے پروفیسر ہارڈی نے اپنی ایک خصوصی دعوت پر مسٹر سری نواس رامانوجم کو لندن آنے کی دعوت دی۔ ان کی ملاقات مسٹر رامانوجم سے اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی تھی۔ مسٹر سری نواس رامانوجم، جب لندن پہنچے تو ان کی ملاقات پروفیسر ہارڈی سے ہوئی۔ پروفیسر ہارڈی نے جب مسٹر رامانوجم کو دیکھا تو حیرت زدہ ہوگئے اور وہ سوچنے لگے کہ دُبلا پتلا، کالا کلوٹا نوجوان بھلا، ماہر علم الحساب کیسے ہوسکتا ہے؟ پھر بھی پروفیسر ہارڈی نے انہیں اپنی رہائش گاہ (گھر) پر مہمان بنایا۔ انہوں نے ''انہیں خاص پڑھائی اور پھر نئی تحقیقی مسائل'' پر مزید کام کرنے کی غرض سے انہیں لندن بلایا تھا۔ ایک دن جب مسٹر رامانوجم نے اپنے چند تحقیقی مضامین کی کاپیاں پروفیسر ہارڈی صاحب کو پیش کی تو برجستہ پروفیسر ہارڈی نے کہا کہ ''بھائی رامانوجم! آپ کو علم الحساب سے متعلق اب اور کچھ کرنے اور کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کا کام اب لندن میں یہ ہوگا کہ یہاں کے ماہر علم الحساب حضرات کے درمیان علم الحساب کے پیچیدہ مسائل کی گتھیوں کو سلجھانے پر مقالہ پیش کریں آپ کے نام پر ایک سیمینار اور تقاریر کا سلسلہ شروع ہوگا۔ اس طرح کے پروگراموں کا بہتر اہتمام و انتظام، میں کرواتا ہوں، تاکہ لوگ سیمینار کے پروگراموں کے ٹکٹ خرید کر آپ کی حسابی صلاحیتی تقاریر کا لطف اٹھا سکیں۔ یہ لندن کیلئے خوش قسمتی ہے کہ انڈیا سے آپ جیسا شخص یہاں تشریف لایا ہے۔ اس گفتگو سے مسٹر سری نواس رام نوجم تعجب میں پڑ گیے۔ مگر ایسا ہی ہوا۔ ان کی تقاریر کا جب سلسلہ شروع ہوا تو لندن کے ماہرین علم الحساب کے لاڈلے، دلارے بن گئے۔ مسٹر سرینواس رامانوجم کا نام

جب برطانیہ کے تاریخی شہر لندن میں باوقار طریقے سے مشتہر ہوگیا تب ہندوستان کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ علم الحساب جیسے موضوع پر عالمی سطح پر شہرت پانے والا شخص ہندوستان کا ہی ایک ''انمول ہیرا'' ہے۔

مسٹر سری نواس رامانوجم کی تقاریر کا یہ حال تھا کہ ایک ہفتہ قبل ہی مہنگے ٹکٹ فروخت ہوجاتے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ علم الحساب کے متعلق اپنی واقفیت میں اضافہ کرتے۔ آپ کی شہرت کا یہ عالم تھا کہ انہیں دیکھنے کیلئے بیتاب لوگ پروفیسر ہارڈی کی رہائش گاہ کے چاروں طرف چکر لگایا کرتے تھے۔ اسی لئے اکثر کہا جاتا ہے کہ ''بدصورت کی خوبصورتی اس کے علم میں پوشیدہ ہے'' یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب ہمارا ''وطن'' انگریزوں کا غلام تھا۔ ایک غلام ملک کا نوجوان اور اس پر بالکل کالے رنگ کا، مگر رامانوجم کی ذہانت اور بے پناہ علم الحساب کی صلاحیت نے سارے انگریزوں کو مات دے دی۔

اس ماہر علم الحساب کو اب روپیوں کے علاوہ اعزاز واکرام کی بھرمار ہونے لگی۔ برطانیہ کی کئی یونیورسٹیوں [دارالعلوم] کے اعلی عہدہ داروں نے مسٹر سری نواس رامانوجم کو ڈاکٹریٹ کی سند سے سرفراز کیا۔ انہیں توقع سے زیادہ شہرت اور دولت ملی۔

افسوس کہ وہ زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہ سکے۔ انہیں دق کی بیماری تھی۔ کافی علاج کرایا گیا مگر کامیابی نہیں مل سکی انہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنی دولت کو ''مدراس یونیورسٹی میں عطیہ دے دیا۔ 26۔ اپریل 1920ء کو انہوں نے زندگی کی آخری سانس لے کر دنیا کو الوداع کہہ دیا۔

پڑھیے اور سمجھیے

کوہ	....	پہاڑ
ترائی	....	پہاڑوں کا نچلا حصہ
دلربا	....	دل پسند
سنجیدہ	....	تولا ہوا، کم سخن
منقطع ہونا	....	الگ ہونا، کٹ جانا
معقول	....	مناسب
سفارش	....	پیروی
مستفیض	....	فائدہ مند
راجدھانی	....	کسی ملک یا کسی صوبہ کا حکومتی شہر

ان سوالات کے جواب دیجیے:

دیئے گے الفاظ میں واحد اور جمع پہچان کیجئے اور ان کے سامنے لکھیے :

موضوعات ....

مراحل ....

اخراجات ....

آواز ....

پروگرام ....

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سی پر کریں:

(حیرت زدہ ،تنخواہ، دفتر، سنجیدہ، شہرت)

(i) آپ کی طبیعت بچپن سے ہی........................تھی۔

(ii) بھائی راما نو جم اس........................کی کلرکی میں اپنا قیمتی وقت برباد مت کرو۔

(iii) بغیر کام کئے .... لینا میں گناہ سمجھتا ہوں۔

(iv) پروفیسر ہارڈی نے جب رامانوجم کو دیکھا تو وہ .... رہ گئے۔

(v) انہیں توقع سے زیادہ .... اور دولت ملی۔

دیئے گیے الفاظ کو پڑھیے اور ان کے معنیٰ تلاش کر کے لکھیے

خواہش : ______________________

خواہر : ______________________

خواہر : ______________________

ٹوٹ : ______________________

ڈُور : ______________________

دَور : ______________________

دوڑ : ______________________

ڈور : ______________________

تول : ______________________

حوض : ______________________

چوٹ : ______________________

شوخ : ______________________

عوض : ______________________

پڑھیے اور غور کیجیے:

ظالم ۔	ظلم	مظلوم	مظالم
مفعول ۔	فعل	فاعل	مفعول
طلب ۔	طالب	مطلوب	طلبا
معبود ۔	عبد	عابد	عبادت
خلق ۔	خالق	مخلوق	خلقت
منظور ۔	نظر	ناظر	مناظر
حفظ ۔	حافظ	محفوظ	محافظ
شکر ۔	شکریہ	شاکر	مشکور

پڑھیے اور غور کیجیے:

(1) دل . دل ربا، دل دار ،

دل دادہ : دل آویز ، دل نشیں ،دل فریب، دل کش ،

زبان (2) بے زبان : زبان دراز، زبان دان، بدزبان ،ہم زبان،خوش زبان،

خود (3) بے خود : خودنما ، خوددار ،

نام (4) بے نام : بدنام ، نام ور ، نام چیں ،نام ونمود

وفا (5) بے وفا : باوفا ، وفادار

پڑھیے اور سمجھیے یہ الفاظ کے کنبے میں:

مثال: (1) باغ : کلی پھول خوشبو رنگ

(2) دریا : آب ساحل موج منجدھار

(3) قلم : دوات کاغذ کاپی روشنائی

(4) مکان: فرش چھت دروازہ روشن دان

(5) بادل: بجلی بارش مینہ پھوار

دیے گئے الفاظ کے کنبے سوچیے اور لکھیے:

(i) مشاعرہ ________ ________ ________ ________

(ii) نغمہ ________ ________ ________ ________

(iii) کھیت ________ ________ ________ ________

(iv) عدالت ________ ________ ________ ________

(v) میدان ________ ________ ________ ________

سبق۔18

غبّارے

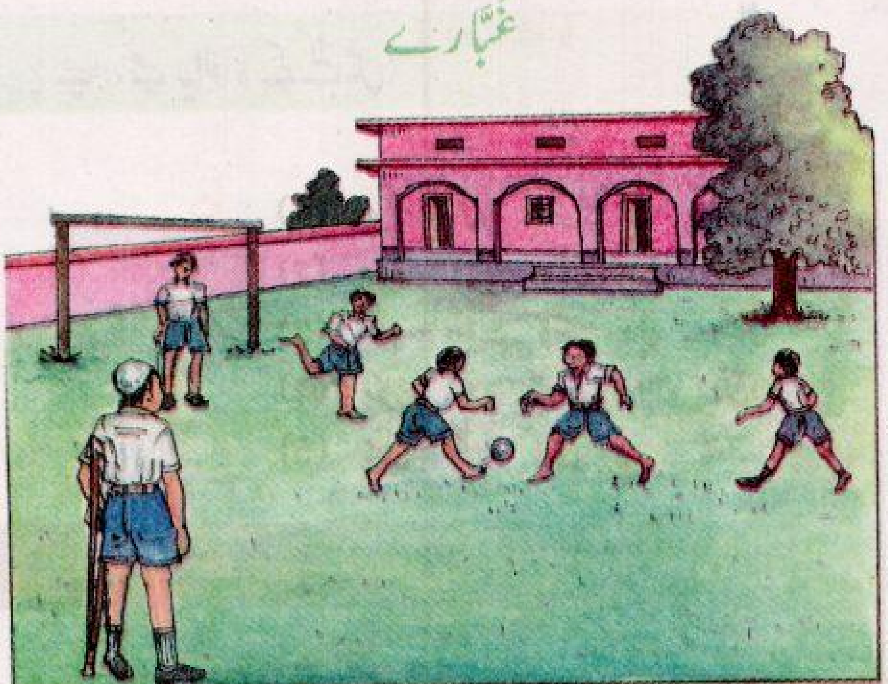

فرحان بیساکھیوں کے سہارے اسکول کی جانب بڑھا، ٹھک، ٹھک، ٹھک! اسکول کے میدان میں بچے دھماچوکڑی مچا رہے تھے، ذرا رک کر فرحان نے اِدھر اُدھر دیکھا، پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔ اس کا چہرہ بہت اداس تھا، اسی وقت اسکول میں مناجات کے لئے گھنٹی بجی۔ سب بچے تیزی سے اندر کی جانب دوڑ پڑے۔ فرحان ایک جانب ہٹ گیا۔ بچوں کی بھیڑ، کسی کھلکھلاتی پہاڑی ندی کی طرح اندر جانے لگی۔

فرحان، دیوار کا سہارا لئے تھا۔ اس کی آنکھیں، اتنی ہی تیزی سے دوڑ رہی تھیں، جتنی تیزی سے بچوں کے پیر، اسی لمحہ اسے زور کا جھٹکا لگا۔ اس کے ہاتھ سے بیساکھی چھوٹ گئی اور اچانک فرحان گر پڑا۔ اس نے دیکھا امجد اسے منہ چڑھاتا اسکول میں داخل ہو رہا تھا۔

فرحان نے کھڑے ہونے کی کوشش کی، لیکن لڑکھڑا گیا، ٹھیک اسی وقت اس کے ایک ہم درجہ دوست ذیشان نے اسے اٹھایا اوراس کی بیساکھیاں پکڑا دیں۔ سامنے اسکول کی لیڈی پرنسپل محترمہ عظمت کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھیں، چوٹ تو نہیں آئی فرحان؟ پرنسپل صاحبہ نے پوچھا! نہیں محترمہ! فرحان مسکراتے ہوئے اٹھا، پرنسپل صاحبہ کی آنکھوں میں شفقت جھلک رہی تھی، فرحان اپنی چوٹ بھول گیا۔

''میں نے امجد کو دیکھ لیا ہے، تم اپنے درجہ میں جاؤ۔'' فرحان ہمیشہ ایسا نہیں تھا وہ بھی اور بچوں کی طرح ہی بہت تیز ترّار تھا۔ پڑھنے لکھنے میں جتنا ذہین تھا، وہیں کھیل کود میں بھی لیکن بدقسمتی سے دو سال قبل وہ ''پتنگ'' اڑانے کے دوران، اپنے ہی گھر کی چھت سے گر پڑا، اوراسی وقت سے چلنے کیلئے بیساکھیوں کا سہارا لیتا ہے۔ فرحان کی زندگی ہی بدل گئی تھی، پہلے کا فرحان، اس حادثہ کے بعد کھویا کھویا رہتا۔ وہ اب اپنے درجہ میں بھی رفتہ رفتہ پچھڑتا جا رہا تھا۔ وہ اپنے درجہ میں ہمیشہ آگے کی سیٹ پر بیٹھا کرتا تھا لیکن اب......؟

ایک بار تو اس نے اسکول چھوڑنے کی ہی ٹھان لی، مگر اس کی ''ماں'' نے اسے بہت سمجھایا کہ تعلیم کے بغیر انسان ایک کھردرے پتھر کی مانند ہو جاتا ہے۔ تعلیم سے آراستہ ہو کر ہی انسان کامیاب زندگی گزار سکتا ہے اور ملک وقوم کی خدمت کر سکتا ہے۔ تب کہیں فرحان کی سمجھ میں تعلیم کی اہمیت کا احساس جاگ اٹھا اور اس نے اسکول چھوڑنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

ایک دن کی بات ہے۔ موسم خوشگوار تھا۔ بچے اسکول کے میدان میں اچھل کود کر رہے تھے۔ اس دن فرحان نئے کپڑے پہنکر آیا تھا، کیوں کہ اس کی پیدائش کا دن تھا۔ اس کے ہاتھ میں ڈھیر سارے غبّارے تھے، لال، نیلے، ہرے، پیلے، بیگنی اور سفید غبارے!

فرحان نے یہ سبھی غبارے اپنے دوستوں کو دینے کے لئے لایا تھا۔ اسی وقت امجد بھاگتا دوڑتا ہوا آ گیا اور ایک ہلکے سے جھٹکے سے سبھی غباروں کی ڈوریاں، توڑ دی!

فرحان چیخ پڑا، تو سب کی نظریں اس کی جانب گئیں۔ رفتہ رفتہ سارے غبارے اوپر کی جانب ہوا میں اٹھنے لگے اور پھر دُور دُور ہوا میں تیرنے لگے۔

اسکول کی پرنسپل صاحبہ فوراً وہاں آئیں، انہوں نے پورے ماحول کو سمجھ لیا۔ اسی وقت انہوں نے غبارے منگوائے اور فرحان سے کہا کہ ''لو! ان غباروں کو اپنے دوستوں میں تقسیم کردو''

فرحان نے اپنے سبھی دوستوں کو غبارے تقسیم کردیئے، اور ایک غبارہ لے کر امجد کی جانب بڑھا، امجد تعجب سے اس کی جانب دیکھنے لگا اسے یقین نہیں تھا کہ فرحان اسے بھی غبارہ دے گا۔ فرحان نے امجد کو غبارہ دیا تو امجد کی آنکھیں شرم سے جھک گئیں!

اسکول کے سبھی بچے غبارے لے کر باہر میدان میں آئے اور اپنے اپنے غباروں کو کافی دیر تک ہوا میں اڑاتے رہے۔ محترمہ عظمت صاحبہ اور سبھی اساتذہ صاحبان یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ فرحان ایک جانب خاموش کھڑا تھا۔ وہ حسرت بھری نگاہوں سے تیرتے ہوئے غباروں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ سب سوچ رہے تھے، میرا غبارہ سب سے اونچا جا رہا ہے۔

اچانک محترمہ عظمت بول اٹھیں!! کیوں نہ ایک دن غباروں کا کھیل منعقد کرایا جائے، بچوں کو بہت مزہ آئے گا''

دوسرے دن انہوں نے اسکول ہی میں ''غباروں کے مقابلے'' کا اعلان کردیا۔ سب بچے ایک ایک غبارہ اڑائیں گے، ہر غبارہ میں ایک ''پوسٹ کارڈ'' بندھا ہوا ہوگا۔ پوسٹ کارڈ میں پتہ کی جگہ بچے اپنا نام اور پتہ لکھ دیں گے۔ اسطرح ڈاک سے آنے پر معلوم ہوگا کہ کس کا غبارہ کتنی دور گیا۔ جس کا غبارہ سب سے دور جائے گا اسے ہی انعام دیا جائے گا۔

دوسری صبح اسکول کے احاطے میں غباروں کا میلہ نظر آنے لگا۔ چھوٹے بڑے، رنگ برنگے غبارے آہستہ آہستہ ہوا میں تیر رہے تھے۔ کوئی کہہ رہا تھا ''میرا غبارہ سو کیلو میٹر دور جائے گا'' تو کوئی پانچ سو کیلو میٹر کے سفر کا اندازہ کر رہا تھا۔ سب بڑھ چڑھ کے بول رہے تھے۔ محترمہ عظمت تالی بجا کر غبارے اڑانے کا اشارہ دینے جارہی تھیں کہ ان کی نظر اچانک فرحان پر پڑی۔ وہ نم آنکھوں سے چہکتے بچوں کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس کا ہاتھ خالی تھا۔ ''تمہارا غبارہ کہاں ہے؟'' محترمہ عظمت نے پوچھا!

''جی! لایا نہیں ہوں'' فرحان نے کہا۔

کیوں؟

فرحان خاموش رہا!

عظمت صاحبہ سمجھ گئیں کہ فرحان'' غباروں کے مقابلہ'' میں حصہ کیوں نہیں لے رہا ہے؟ انہوں نے فوراً ایک بڑا غبارہ منگوایا، بولیں ''اب جلدی سے اس میں ایک پوسٹ کارڈ باندھ دو''

غبارہ لے کر فرحان بیساکھی کے سہارے میدان میں آ گیا! تو اس کے ہم درجہ کسی دوست نے کہا کہ'' اس کا غبارہ اڑے گا یا لنگڑا کر چلے گا'' جواب میں سب ہنس پڑے! فرحان کا کان لال ہو گیا۔ اس کی طبیعت ہوئی کہ ابھی ابھی غبارہ چھوڑ کر بھاگ جائے، لیکن...... ؟ اسی وقت محترمہ عظمت نے تالی بجائی،

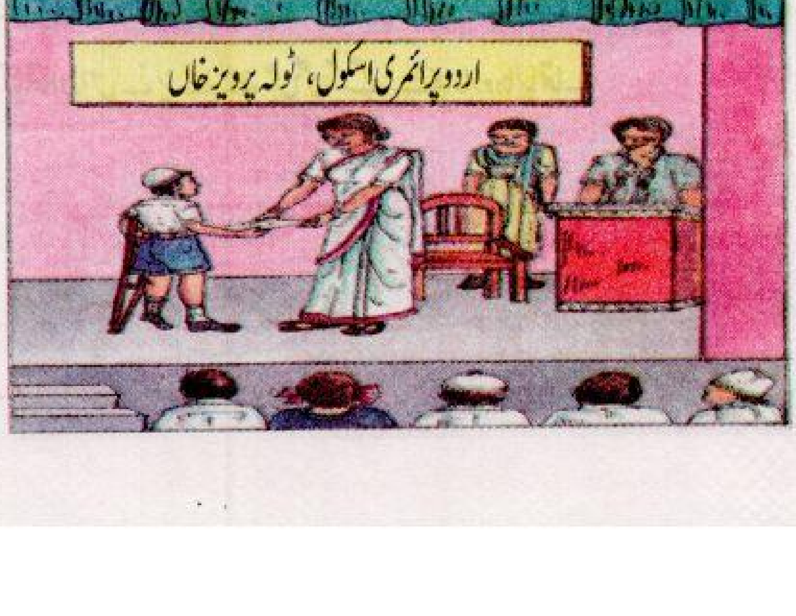

سب بچوں نے غباروں کو ہوا میں چھوڑ دیا۔ میدان میں صرف ایک غبارہ لہراتا رہا، وہ فرحان کے ہاتھ میں تھا۔ فرحان نہ جانے کس سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ اچانک اس نے بھی چونک کر غبارہ چھوڑ دیا اور بیساکھیاں ٹھکٹھکاتا ہوا اپنے درجہ میں چلا گیا۔

ایک دن گذرا، دو دن گزرے، پوسٹ کارڈ واپس آنے لگے۔ غبارے کافی دوُر دور تک گئے تھے۔ فرحان کا پوسٹ کارڈ ابھی تک نہیں آیا تھا۔

کامیاب ہونے والے امیدواروں کے اعلان کا دن تھا، لیکن فرحان کا ''پوسٹ کارڈ'' ابھی تک نہیں آیا تھا، اور بھی کئی بچوں کے پوسٹ کارڈ آنے والے تھے۔ دوپہر کی ڈاک میں چند ''پوسٹ کارڈ'' آ گئے۔ سب بچے بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ شام کو میدان میں سب یکجا ہوئے۔ لیڈی پرنسپل عظمت صاحبہ، پوسٹ کارڈوں کو پڑھنے لگیں۔ انہوں نے کامیاب امیدوار کے نام کا اعلان کر دیا، تو سب بچے چونک گئے۔ فرحان کا غبارہ سب سے دوُر گیا تھا۔ فرحان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا، سب بچے حیرانی کے ساتھ فرحان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

لیڈی پرنسپل محترمہ عظمت نے پیار سے فرحان کا کندھا تھپتھپا دیا۔ فرحان نے ان کی جانب دیکھا اور پھر مسکرا دیا، اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے، تھوڑی دیر بعد وہ اپنے گھر کی جانب جا رہا تھا، تیز تیز قدموں سے، فرحان کو لگ رہا تھا، جیسے، وہ سب سے آگے آگے دوڑ رہا ہو! اس کا کھویا ہوا اعتماد لوٹ آیا تھا اور اس نے پڑھنے لکھنے میں بھی آگے رہنے کا ارادہ بنا لیا تھا۔

ماخوذ

پڑھیے اور سمجھیے:

حساس = حس اور اندازہ سے کسی چیز کو معلوم کرنے والا

مناجات = خدا کی بارگاہ میں دُعا کرنا

خوشگوار = دل کو بھلی لگنے والی چیز

تعجب = حیرت

پڑھیے اور جواب دیجیے:

(1) فرحان اداس کیوں کھڑا تھا؟

(2) فرحان کو تعلیم کی اہمیت کس طرح سمجھ میں آئی؟

(3) فرحان غبارے کیوں لایا تھا؟

(4) امجد کی آنکھیں شرم سے کیوں جھک گئیں؟

(5) غباروں کا کھیل اسکول میں کیسے کھیلا گیا؟

خالی جگہوں کو مناسب لفظ سے پُر کیجیے:

آراستہ/شائستہ
شرم/حیا
انعام/اکرام
انعقاد/منعقد
چھلکتے/رکھیلتے

(1) تعلیم سے .... ہو کر انسان کامیاب زندگی گذار سکتا ہے۔

(2) فرحان نے امجد کو غبارہ دیا تو امجد کی آنکھیں .... سے جھک گئیں۔

(3) جس کا غبارہ سب سے دور جائے گا اسے ہی .... دیا جائے گا۔

(4) کیوں نہ ایک دن غباروں کا کھیل .... کرایا جائے۔

(5) وہ نم آنکھوں سے .... بچوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملایئے:

(ب)	(الف)
شاباشی دینا	کان لال ہونا
سہارا لینا	شفقت جھلکنا
غصہ ہونا	بیساکھی پہ چلنا
پیار آنا	تالی بجانا

درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

غبارہ : ____________

دیوار : ____________

بیساکھی : ____________

خوشگوار : ____________

پوسٹ کارڈ ____________

☆ غباروں سے اور کس طرح کے کھیل کھیلے جاسکتے ہیں؟ درجہ میں اساتذہ کے زیر نگرانی مظاہرہ کریں۔

غور کیجیے:

☆ حرف کے آخر میں ''ر'' جوڑتے ہوئے لفظوں کی تشکیل کریں۔

مثلاً: پر۔ بیمار۔ دیوار۔

1 ________ ________ ________

2 ________ ________ ________

3 ________ ________ ________

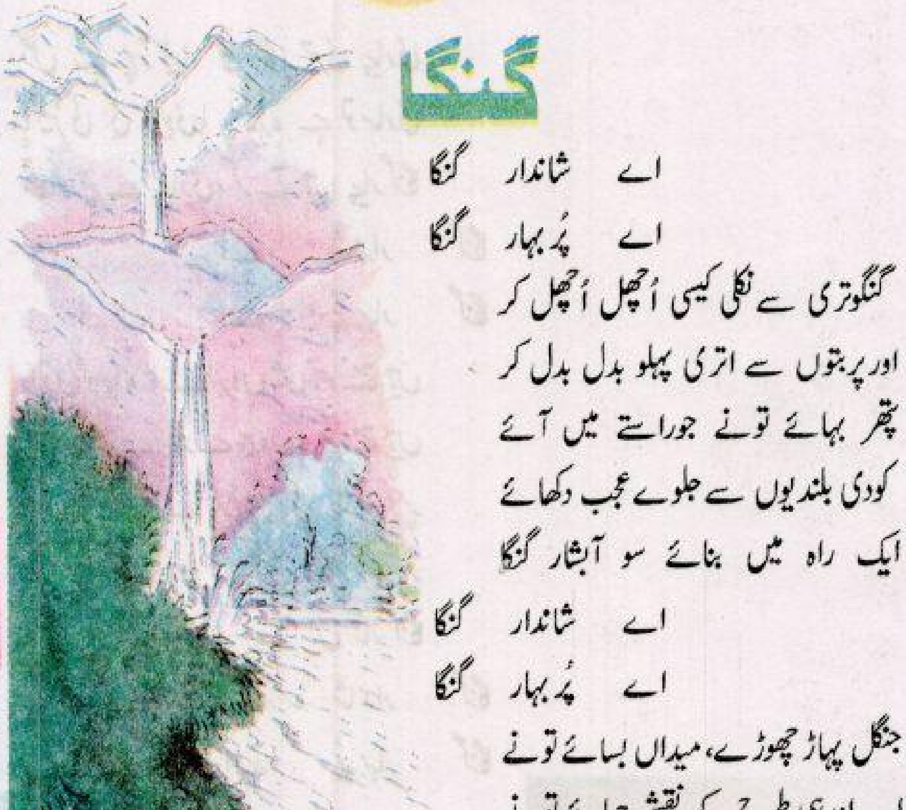

گنگا

اے شاندار گنگا
اے پُر بہار گنگا
گنگوتری سے نکلی کیسی اُچھل اُچھل کر
اور پربتوں سے اتری پہلو بدل بدل کر
پتھر بہائے تونے جو راستے میں آئے
کودی بلندیوں سے جلوے عجب دکھائے
ایک راہ میں بنائے سو آبشار گنگا
اے شاندار گنگا
اے پُر بہار گنگا
جنگل پہاڑ چھوڑے، میداں بسائے تونے
اب اور ہی طرح کے نقشے جمائے تونے
گنگا بہائی ایسی ،کھیتوں کو بھر دیا ہے
پودوں کو جان دی ہے پھولوں کو زر دیا ہے
سیراب کر دیا ہے ہر لالہ زار گنگا
اے شاندار گنگا
اے پُر بہار گنگا
ہیں شہر پیارے پیارے اکثر تیرے کنارے
تیرتھ ترے کنارے، مندر ترے کنارے

جل ہے پوتر تیرا، مٹی بھی تیری پیاری
پاکیزگی کی دیوی، پاکیزہ ہے تو ساری
تجھ کو تیرے پجاری، کرتے ہیں پیار گنگا

اے شاندار گنگا
اے پُر بہار گنگا

راتوں کو چاند تارے لہروں میں جھومتے ہیں
پھولوں بھرے کنارے پیروں کو چومتے ہیں
سورج بکھیرتا ہے کرنوں کی ہار تجھ پر
اور کرتی ہیں ہوائیں نقش ونگار تجھ پر
سب ہیں نثار تجھ پر سب ہیں نثار گنگا

اے شاندار گنگا
اے پُر بہار گنگا

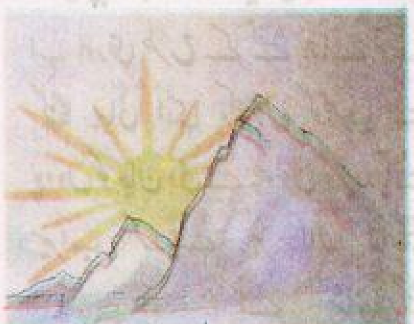

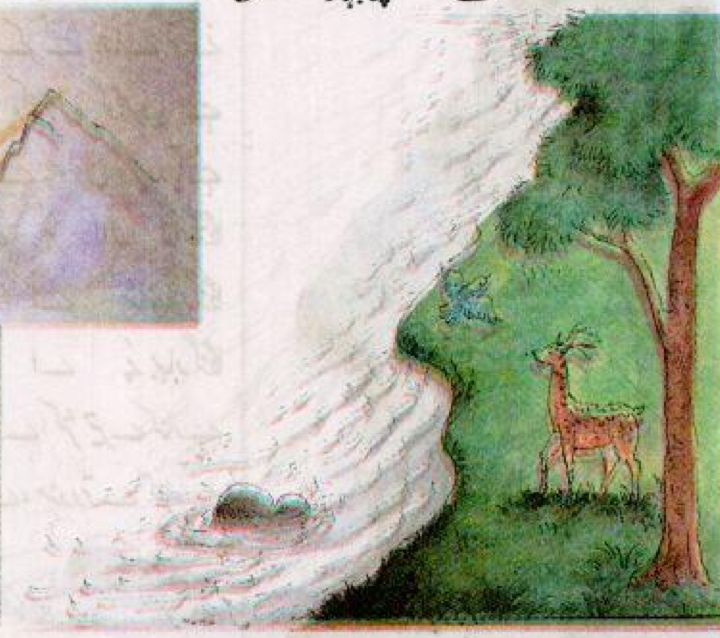

پڑھیے اور سمجھیے:

پُر بہار	:	(پُر + بہار) بہار سے بھری ہوئی
گنگوتری	:	اس جگہ کا نام جہاں سے گنگا نکلتی ہے
آبشار	:	جھرنا
نقشہ جمانا	:	رنگ جمانا، حاوی ہونا
زر	:	سونا
سیراب کرنا	:	پانی بھرنا
لالہ زار	:	(لالہ+زار) وہ باغ جس سے لالے کے پھول کھلے ہوں۔ مراد ہر باغ
تیرتھ	:	زیارت کی جگہ
پوتر	:	پاک
پاکیزگی	:	پاک ہونا
نقش ونگار کرنا	:	گل بوٹے بنانا
نثار	:	قربان

سوچیے اور بتایئے:

(۱) گنگا کہاں سے نکلتی ہے؟

(۲) گنگا کو شاندار کیوں کہا ہے؟

(۳) گنگا کے بہنے کو شاعر نے کس انداز میں بیان کیا گیا ہے؟

(۴) گنگا کہاں کہاں سے بہتی ہے؟

(۵) گنگا کے پانی کو پاک کیوں کہا ہے؟

(۶) ''راتوں کو چاند تارے لہروں پہ جھومتے ہیں'' اس مصرع میں کون سی کیفیت بیان کی گئی ہے؟

(۷) ''پھولوں بھرے کنارے پیروں کو چومتے ہیں'' اس مصرع میں کس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

خالی جگہ پُر کیجیے:

گنگوتری سے نکلی کیسی............... کر

اور پربتوں سے اُتری............... کر

جنگل پہاڑ چھوڑے............... بہائے تو نے

اب اور ہی طرح کے............... جمائے تو نے

سیراب کر دیا ہے ہر...............

آیئے کریں:

اس نظم کے پسندیدہ اشعار کو یاد کریں اور درجہ میں لحن کے ساتھ پیش کریں۔

نیچے لکھے اشعار سے آپ کیا سمجھتے ہیں لکھیے:

- جنگل پہاڑ چھوڑے، میداں بسائے تو نے
  اب اور ہی طرح کے نقشے جمائے تو نے
- گنگا بہائی ایسی، کھیتوں کو بھر دیا ہے
  پودوں کو جان دی ہے، پھولوں زر دیا ہے
- ہیں شہر پیارے پیارے، اکثر ترے کنارے
  تیرتھ تیرے کنارے مندر تیرے کنارے

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

ہم میں کون کون سی خوبیاں ہیں؟ درجہ میں ہر عنوان پر مناظرہ کریں:

(۱) پھول (۲) پانی (۳) پیڑ (۴) سورج (۵) آدمی

آپ بھی کیجیے:

☆ گنگا ندی کی تصویر بنایئے جس میں قدرت کی عکاسی ہو؟

☆ گنگا ندی کے کنارے آباد شہروں کی تصویر جمع کیجیے؟

زبان کے علاوہ اس سبق میں دوسرے مضامین کی کون کون سی خوبیاں ہیں، لکھیے؟

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

سبق۔20

مُلّا نصیر الدین

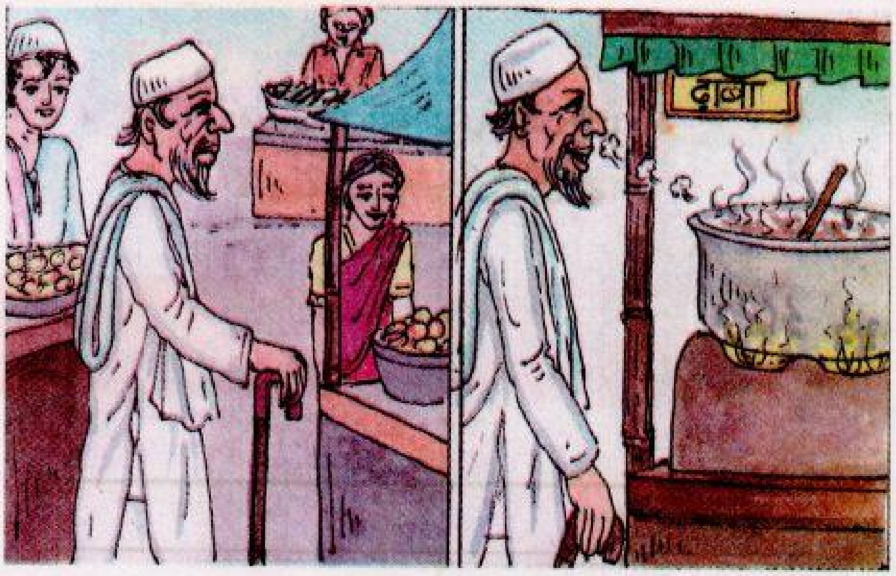

ایک دن ملا نصیر الدین بازار سے گزر رہے تھے۔ جب وہ بازار میں ایک ڈھابے کے پاس سے گزرے تو انہیں لذیذ کھانوں کی خوشبو آئی اور منہ میں پانی آ گیا۔ ان کے قدم آہستہ آہستہ اٹھنے لگے۔ ان کی ہمت نہیں تھی کہ تیز تیز قدم اٹھائیں۔ اور ڈھابہ ان سے دور ہو جائے۔ وہ ڈھابے میں داخل ہو گئے اور ایک جگہ جا کر بیٹھ گئے۔ وہ ایسی جگہ جا کر بیٹھے جہاں سے ڈھابے کے سامنے سڑک پر گزرنے والے ہر اک شخص کو وہ دیکھ سکیں۔ انہوں نے کھانے کے لئے آرڈر دیا۔ اور کھانا ان کے سامنے چن دیا گیا۔ اچانک ان کی نظر ایک فقیر پر پڑی جو ڈھابے کی دیگ کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ فقیر نے اپنی جھولی سے سوکھے نان کے ٹکڑے نکالے اور دیگ سے نکلنے والی بھاپ اور خوشبو کو سونگھ کر کھانے لگا۔

جب اس بوڑھے فقیر کی روٹی ختم ہوگئی تو وہ چل دیا۔ اچانک ڈھابے کا مالک اپنی جگہ سے اٹھا اور اس بوڑھے آدمی کو پکڑلیا اور بولا کہاں بھاگ رہا ہے؟ کھانے کے پیسے کیوں نہیں دیتا؟

بوڑھے آدمی نے کہا'' کھانا؟ کیسا کھانا؟ میں نے تو صرف اپنے نان کے سوکھے ٹکڑے کھائے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کھایا۔

ڈھابے کا مالک غصّہ میں لال پیلا ہو کر بولا'' اگر کھانا نہیں کھایا تو اس کی بھاپ اور خوشبو تو کھائی ہے۔ کیا خوشبو مفت میں آتی ہے؟ جلدی کر پیسے نکال؟

بے چارے بوڑھے فقیر کے پاس پیسے نہیں تھے۔ لہٰذا ڈھابے والے کی خوشامد کرنے لگا۔ مگر وہ کچھ سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ کہنے لگا کہ جب تک پیسے نہیں دے گا میں تجھے جانے نہیں دونگا۔

مُلّا جی اپنی جگہ سے اٹھے اور ڈھابے والے سے کہا'' تم صحیح کہتے ہو، مگر اس بے چارے بوڑھے کو جانے دو۔ اس کے کھانے کے پیسے میں دے دونگا۔ ڈھابے کا مالک بہت خوش ہوا۔ وہ بوڑھا بھی ملا کو دعا دیتا ہوا چلا گیا۔ مُلّا نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ کچھ سونے اور چاندی کے سِکّے نکالے۔ کئی بار انہیں اس ہاتھ سے اس ہاتھ میں اچھالا۔ ان کی کھنکھناہٹ سے ڈھابے کا مالک بہت خوش ہو رہا تھا۔ اس نے آگے ہاتھ بڑھایا کہ ان سکّوں کو لے لیں۔ لیکن ملا نے ان سکّوں کو اپنی جیب میں رکھ لیا اور کہنے لگے ۔ان روپیوں کی آواز سنی؟

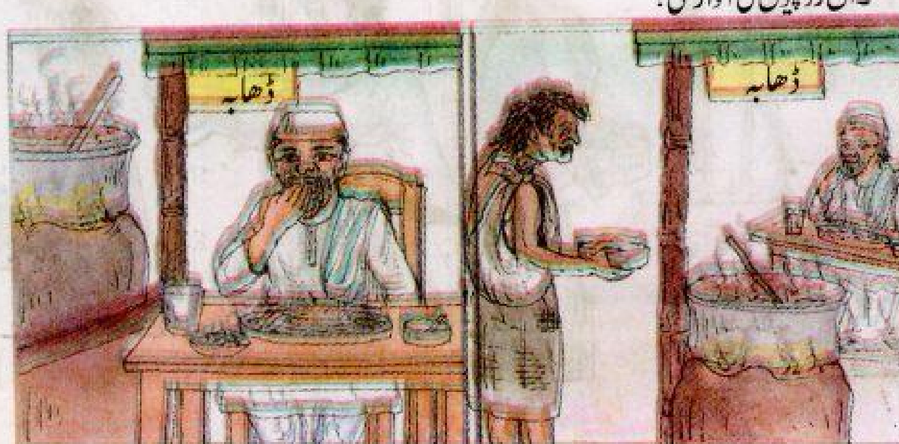

Sarva Shiksha 2015-16 (Free)

ڈھابے والے نے کہا۔ ''ہاں''

مُلّا نے کہا'' تو ہمارا حساب برابر۔ کیوں کہ کھانے کی خوشبو کے بدلے سِکّوں کی آواز ہی کافی ہے۔ کھانے کے بدلے پیسے اور اس کی خوشبو کے بدلے آواز۔

مُلّا اور ڈھابے والے کے درمیان تکرار ہونے لگی۔ کافی لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ سبھی مُلّا جی کے فیصلہ کو سن کر بہت خوش ہوئے اور سبھی نے مُلّا جی کی بہت تعریف کی۔ ڈھابے والے کا سر شرم سے جھک گیا اسے اس قدر شرمندگی ہوئی کہ وہ اپنی جگہ پر نہیں بیٹھ سکا۔

مُلّا جی پر اس کا کوئی اثر نہ تھا وہ ٹھاٹ سے اپنی جگہ پر پہنچے اور اپنا بقیہ کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد ملا جی اسی ڈھابے میں ہاتھ پیر لمبے کر کے لیٹ گئے اور تھوڑی دیر میں خراٹے بھرنے لگے۔

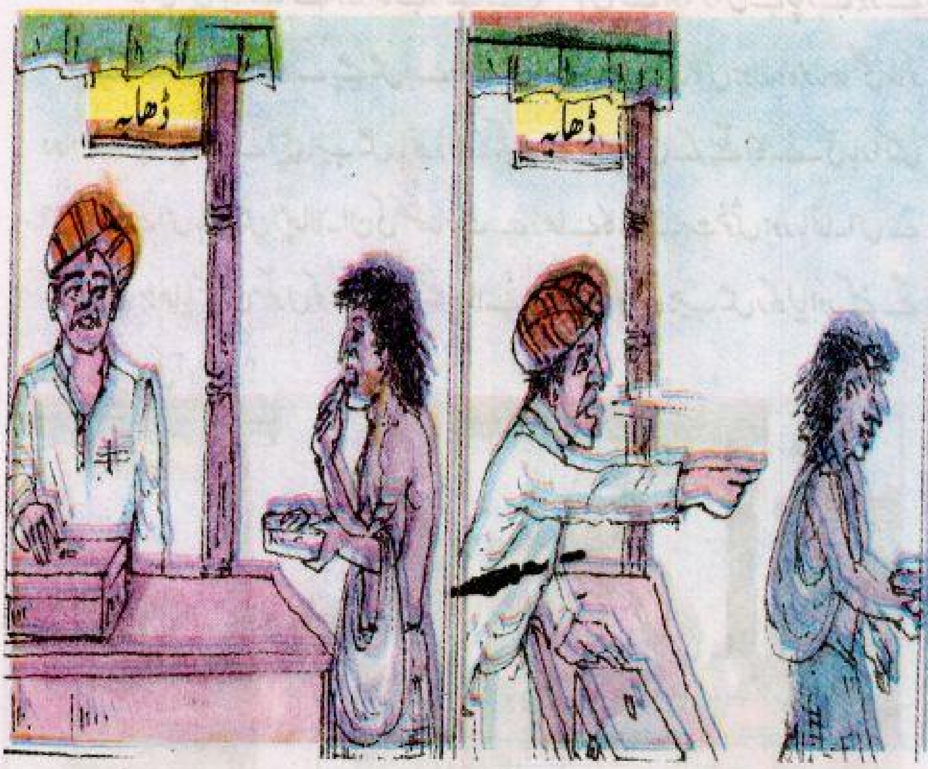

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

پڑھیے اور سمجھیے:

نان : روٹی

قریب : نزدیک

ڈھابہ : ایک چھوٹا سا ہوٹل

آرڈر : حکم

مجمع : بھیڑ

منتظر : انتظار کرنے والا

پڑھیے اور جواب دیجیے:

1. مُلاّ نصیر الدین کس قسم کے انسان تھے؟
2. ہوٹل والے نے فقیر کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟ اور کیوں؟
3. فقیر نے کسے دعائیں دیں اور کیوں؟
4. مُلاّ جی نے فقیر کی مدد کس طرح کی؟
5. لوگ ملا جی کو کیوں مانتے تھے؟
6. مُلاّ نصیر الدین نے ڈھابے والے کو پیسے دیئے یا نہیں؟

آیئے ان کا الٹا لکھیں:

دوست، فقیر، قریب، آدمی، خوشبو، باہر، تعریف، شرم، صحیح، مالک، زمین

مثال: دوست ـــ دشمن مالک ـــ ______

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

فقیر ـــ ______ خوشبو ـــ ______

قریب ـــ ______ باہر ـــ ______

آدمی ـــ ______ تعریف ـــ ______

صحیح ـــ ______ شرم ـــ ______

ان الفاظ کو اس طرح جملے میں استعمال کریں کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے:۔

مفت، ______

خوشبو، ______

شرم، ______

قریب، ______

دروازہ، ______

ان الفاظ کی جمع بتائیں:

اشرفی۔ ______

شخص۔ ______

وقت۔ ______

فقیر۔ ______

آدمی۔ ______

خوشبو۔ ______

دکان۔ ______

آیئے جملے میں استعمال کیجیے:

کھنکھناہٹ۔ ____________

چاندی۔ ____________

فیصلہ۔ ____________

ڈھابہ۔ ____________

بھوک۔ ____________

خراٹے۔ ____________

جس طرح کھنکھنانا سے کھنکھناہٹ ہوتا ہے ٹھیک ویسے ہی درج ذیل الفاظ سے نیا لفظ بنائیے:

مثال: کھنکھنانا............کھنکھناہٹ

گھبرانا............

آنا............

چھٹپٹانا............

پھسپھسانا............

بلبلانا............

قوسین میں درج لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

جگہ ، ڈھابے ، تیار ، خوشامد ، پیسے

بے چارے بوڑھے کے پاس............نہیں تھے۔

لہٰذا ڈھابے والے کی............کرنے لگا

مگر وہ کچھ سننے کو............ہی نہیں تھا

مُلّا جی اپنی............سے اٹھے اور............سے کہا تم صحیح کہتے ہو۔

برائے مطالعہ

نوشیرواں

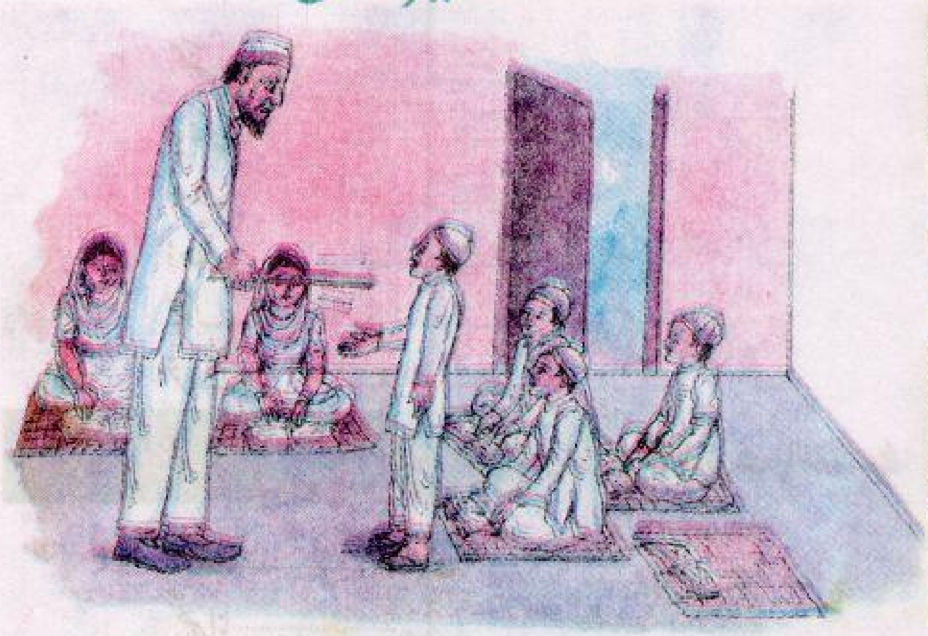

ایک دن نوشیرواں عادل کو اک استاد نے
کمسنی میں خوب پیٹا بے قصور و بے خطا

جب بڑا ہوکر بنا وہ بادشاہ ایران کا
حضرت استاد سے تب جا کے پوچھا ماجرا

آپ نے پیٹا تھا مجھ کو بے قصور و بے خطا
کیا سبب اس کا تھا مجھ کو دیجئے یہ تو بتا

مسکرا کر یہ کہا استاد نے نوشیرواں
سن بتاتا ہوں کہ میں نے کیوں تجھے دی تھی سزا

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

جانتا تھا تو بڑا ہو کر بنے گا شہریار
اس لئے یہ میں نے سوچا کمسنی ہی میں ذرا

بے قصور و بے خطا ہی پیٹ کر شاگرد کو
ظلم کیسی چیز ہے اس کا چکھا دوں کچھ مزا

تا کہ تو بھی ظلم کرنے سے سدا ڈرتا رہے
اور تیرا نام عادل حشر تک باقی رہے

(اسرار جامعی)

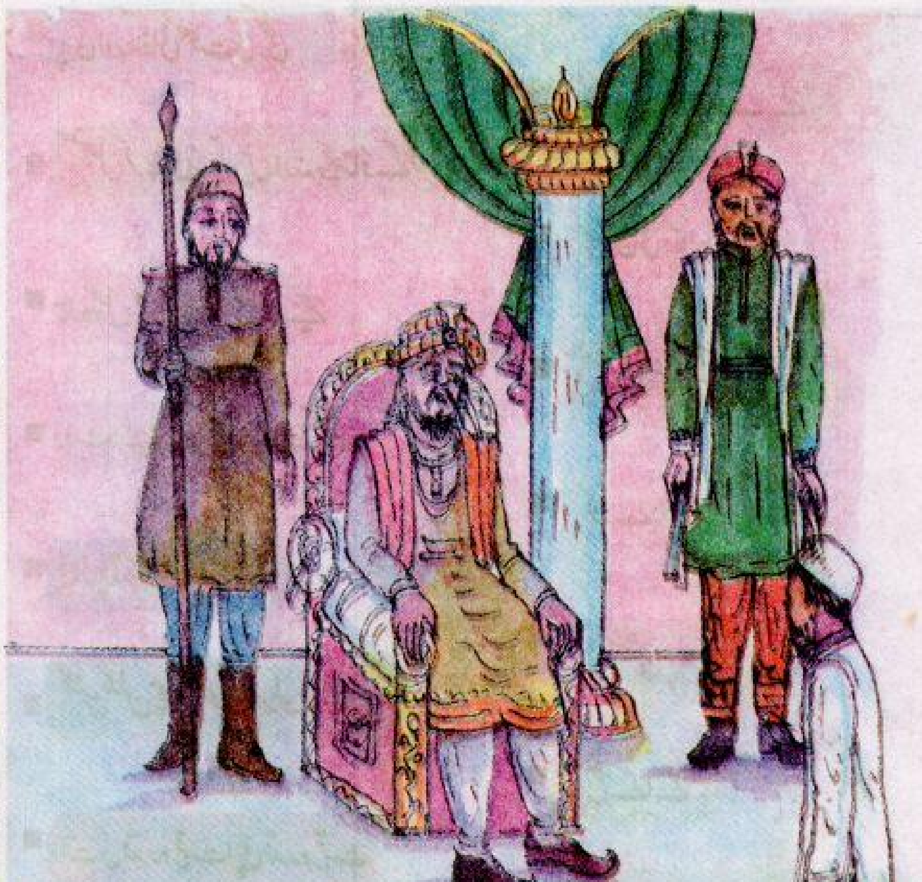

نعرہ

مقام اپنا اپنا

کون سا نعرہ کس جگہ کے لئے مناسب ہے لکھیے :

- جلد بازی مت کیجیے حادثوں سے بچیے۔
- پاکی اور صفائی صحت کی کنجی
- سنبھل کر پٹری پار کریں ورنہ پچھتاؤ گے عمر بھر
- تازہ پھل کھایئے ڈاکٹر سے بچیے
- ووٹ دینے سے پہلے سوچیے سمجھیے
- پہاڑ پر آؤ صحت پاؤ
- گلشن گلشن پھول کھلاؤ لمحہ لمحہ خوشیاں پاؤ
- وقت کی قدر و قیمت اپنی قدر و قیمت

- سڑک کے کنارے
- الیکشن کے اشتہار کے لئے
- پھلوں کی دکان پر
- ریل کی پٹری کے پاس
- کوڑے دان پر
- ہل اسٹیشن پر
- باغ کے اگے
- کہیں بھی آفس اسکول وغیرہ کے آگے

"کوئی چیز بیکار نہیں"

(الف) 1 ایک دن ہرن دریا پر گیا۔

2 اس نے پانی پیتے ہوئے اپنا عکس پانی میں دیکھا۔

3 اپنی خوبصورتی پر اترایا۔

4 دل میں سوچا کہ کون جانور ہے جو میرا مقابلہ کر سکے۔

5 جب کھر پر نظر پڑیں تو بہت اداس ہوا۔

(ب) 1 اس نے ایک آہ بھری۔

2 اور اللہ سے شکایت کی۔

(3) کہ اے خدا تو نے مجھے اور اعضا تو بہت شاندار دیئے ہیں

4 کھر بھی سفید اور خوبصورت دیتے ہوتے۔

5 ان کالے کلوٹے کھروں نے تو میرے جسم کو بدنما بنا دیا ہے۔

(ج) 1 جب اللہ سے شکایت کر رہا تھا۔

2 پیچھے سے آہٹ ہوئی چوکنا ہو گیا۔

3 نگاہ دوڑائی تو شکاریوں اور کتوں کو لپکتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا۔

4 کھروں کو حرکت میں لایا۔

۵ اور جنگل میں غائب ہو گیا۔

(د) 1 جب شکاری چلے گئے۔

2 اپنی چھپی ہوئی جگہ سے نکلا۔

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

3 کہنے لگا اللہ سے شکایت کر رہا تھا۔

4 وہی کھرپے کام آئے۔

5 اور میری جان بچ گئی

☆ اوپر درج جملوں کو اس ترتیب سے لکھیے کہ ایک کہانی پوری ہو جائے:

☆ آپ کو یہ کہانی کیسی لگی؟ لکھیے:

☆ کیا آپ نے ایسی کوئی کہانی سوچی ہے اگر ہاں تو لکھیے:

☆ ''اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی کوئی چیز بیکار نہیں ہے'' اگر آپ اس فقرہ سے راضی ہیں تو کیوں لکھیے؟